سوال

حکم واحکام عقیقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بچے اور بچی کی طرف سے بطور عقیقہ جانور ذبح کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا بچے کی طرف سے دو بکرے ذبح کرنا واجب ہے؟ اگر بچے کی پیدائش کو طویل عرصہ ہوگیا اور ایک جانور ذبح کردیا جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر دادا پوتے کی طرف سے عقیقہ کردے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ جانور خریدنے میں مدد کرسکتا ہے؟ دعوت عقیقہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس دعوت میں کن امور کو ملحوظ رکھنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جسے بچے کی پیدائش پر ذبح کیا جاتا ہے، یہ سنت مؤکدہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(کل غلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويسمى) (سنن ابي داود' الضحايا' باب في العقيقة' ح: 28382837 وجامع الترمذي' ح: 1522 وسنن ابن ماجه' ح: 3165 وسنن النسائي' ح: 4225 ومسند احمد: 5/7 واللفظ له)

"ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، لہذا عقیقہ ساتوں دن کیا جائے اور ساتویں دن ہی بچے کا نام بھی رکھا جائے۔"

لیکن اس حدیث سے بھی اس کی تاکید ہی معلوم ہوتی ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ واجب نہیں ہے۔ سنت یہ ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں یا دو بھیڑیں ذبح کی جائیں اور بچی کی طرف سے ایک ذبح کی جائے۔ بچے کی طرف سے بھی اگر ایک ہی جانور ذبح کیا جائے تو ان شاء اللہ یہ بھی کافی ہوگا۔ یہ بھی جائز ہے کہ ایک ہفتے کے بعد ایک جانور اور دوسرے ہفتے کے بعد دوسرا جانور ذبح کیا جائے لیکن یہ خلاف اولیٰ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ والد پر یہ واجب ہے کہ وہ اس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے جس نے اسے اولاد جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ اگر بچے کا دادا یا بھائی یا کوئی اور عقیقہ کردے تو یہ بھی جائز ہے یا ان میں سے کوئی اگر جانور خریدنے میں تعاون کردے تو یہ بھی جائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ عقیقہ کے گوشت کا ایک ثلث خود کھالے، ایک ثلث اعزہ واقارب کو ہدیہ کردیا جائے اور ایک ثلث مسلمانوں میں صدقہ کردیا جائے۔ یہ بھی جائز ہے کہ دعوت عقیقہ پر اعزہ واقارب کو مدعو کیا جائے یا عقیقہ کے تمام گوشت کو صدقہ کردیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی